بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸ | پیر ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ ۱۸ احسان ۱۳۶۳ ہش ۱۸ جون ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۴۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ احسان / جون ۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ۔

"سر اور جسم میں درد ہے تاہم عام طبیعت اچھی ہے"

احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے ۔ آمین !

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہمارا خدا نہایت وفادار خدا ہے، وفاداروں کے لیے اُس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں

جب سے اُس نے زمین و آسمان کو بنایا کبھی ایسا نہیں ہوا کہ اُس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک کیا ہو

گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ، خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو!

"یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض ..... سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے اور قمار بازی سے، بدنظری سے اور خیانت سے، رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ..... جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ان کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی، فاسق، شرابی، خونی، چور، قمار باز، خائن، مرتشی، (باقی صفحہ پر)

بواجے بو سیرالیون میں جلسہ یوم حضرت اقدس

مکرم حنیف احمد صاحب محمود مربی سلسلہ بواجے۔ بو (سیرالیون) سے اطلاع دیتے ہیں کہ ۳۱ مارچ کو یوم حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے سلسلہ میں ایک عظیم الشان جلسہ کیا گیا۔ جو لوکل کورٹ باری ہال میں منعقد ہوا۔

جلسہ کی صدارت مکرم مربی انچارج مولانا محمد صدیق صاحب نے کی۔ جلسہ میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت دوستوں اور پیرا ماؤنٹ چیف نے بھی شرکت کی۔ تلاوت و نظم کے بعد الحاج کمانڈا بونگے جنرل سیکرٹری سیرالیون نے حضرت اقدس کی آمد کی غرض و غایت بیان کی۔

آخری تقریر مکرم صدر صاحب مجلس کی تھی جس میں آپ نے بڑے مؤثر اور مدلل انداز میں مسیح کی آمد ثانی کی علامات قرآن و حدیث اور بائبل سے بیان کیں۔ جسے غیر از جماعت دوستوں نے خوب سراہا۔

دو گھنٹے کی کارروائی کے بعد یہ اجلاس دعا پر ختم ہوا۔

(د۔ ت)

فطرانہ و عید فنڈ

احباب جماعت فطرانہ پانچ روپے فی کس اور عید فنڈ حسب حیثیت ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۸ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

۱۸ احسان ۱۳۶۳ ہش

خدا تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے؟

اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ لوگ اس کی نازل کردہ ہدایت پر نہ صرف زبانی کلامی طور پر ہی ایمان لائیں بلکہ اس کے ایک ایک حکم پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیوں میں ایسی پاک تبدیلی پیدا کریں کہ وہ بالکل نئے انسان نظر آئیں۔ یہ امر اللہ کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہے کہ ایمان لانے والے بعض لحاظ سے تو خدائی احکام کی پیروی کر رہے ہوں اور بعض لحاظ سے وہ شیطان کے پیرو ہوں۔ وہ تو اپنے بندوں کو پورے طور پر اطاعت گزار دیکھنا چاہتا ہے یعنی ان کی ہر حرکت و سکون خدائی احکام کے تابع ہو اسی لئے اس نے مومنوں کو حکم دیا کہ:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝ (البقرہ آیت ۲۰۹)

ترجمہ:۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم سب کے سب (پوری پوری) فرمانبرداری (کے دائرہ) میں آجاؤ اور (کسی لحاظ سے بھی) شیطان کے قدم بقدم نہ چلو وہ یقیناً تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

پوری پوری فرمانبرداری سے اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ جتنے بھی حکم دیئے گئے ہیں ایمان لانے والے ان میں سے ہر حکم پر اس عزم و تعہد سے عمل پیرا ہوں کہ گویا رضائے الٰہی کے حصول میں ہمہ تن محو ہو جائیں۔ جو ایمان لانے والے اس کے جملہ احکام پر عمل پیرا ہوتے ہیں ایسا کر دکھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی تعریف کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ۝ (البقرہ آیت ۲۰۸)

ترجمہ:۔ اور بعض آدمی ایسے (بھی) ہوتے ہیں جو اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی جان کو بیچ ہی ڈالتے ہیں۔ اور اللہ (اپنے ایسے مخلص) بندوں پر بڑی شفقت کرنے والا ہے۔

حصول رضائے الٰہی میں ہمہ تن محو ہونے کا درجہ کمال یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کر کے اس کی صفات کا مظہر بنے اور ترقی کرتے کرتے اس کی اعجازی قدرت کا مظہر بن جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ خود مومنوں کی زبان سے اس مطمح نظر کا ذکر کراتے ہوئے فرماتا ہے:۔

صِبْغَةَ اللَّهِ ۖ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ۖ وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ ۝ (البقرہ آیت ۱۳۹)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کا رنگ لو اور کون بہتر ہے اللہ سے رنگ دینے میں اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

حصول رضائے الٰہی میں محو ہونے کا یہ درجہ کمال پوری پوری فرمانبرداری کے دائرے میں آئے اور اللہ تعالیٰ کے ایک ایک حکم پر کما حقہ عمل پیرا ہوئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کمال عزم و تعہد کے ساتھ احکام الٰہی پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"اس تعلیم کا خلاصہ یہی ہے کہ خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور خدا کے بندوں سے ہمدردی اختیار کرو اور نیک چلن اور نیک خیال انسان بن جاؤ۔ ایسے ہو جاؤ کہ کوئی فساد اور شرارت تمہارے دل کے نزدیک نہ آسکے۔ جھوٹ مت بولو۔ افتراء مت کرو۔ اور زبان اور ہاتھ سے کسی کو ایذا مت دو اور ہر ایک قسم کے گناہ سے بچتے رہو۔ اور نفسانی جذبات سے اپنے تئیں روکے رکھو۔ کوشش کرو کہ تا تم پاک دل اور بے شر ہو جاؤ ..... اور چاہیئے کہ تمام انسانوں کی ہمدردی تمہارا اصول ہو۔ اور اپنے ہاتھوں اور اپنی زبانوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک منصوبہ اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاؤ۔ خدا سے ڈرو اور پاک دل سے اس کی پرستش کرو۔ اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور حق تلفی اور بے جا طرفداری سے باز رہو اور بدصحبت سے پرہیز کرو اور آنکھوں کو بدنگاہوں سے بچاؤ اور کانوں کو غیبت سننے سے محفوظ رکھو اور کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو بدی اور نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح بن جاؤ۔ اور چاہیئے کہ فساد انگیز لوگوں اور شریروں اور بدمعاشوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گزر نہ ہو۔ ہر ایک بدی سے بچو اور ہر ایک نیکی کے حاصل کرنے کے لئے کوشش کرو اور چاہیئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں۔ اور تم میں کبھی بدی اور بغاوت کا منصوبہ نہ ہونے پاوے۔ اور چاہیئے کہ تم اس خدا کے پہچاننے کے لئے بہت کوشش کرو جس کا پانا عین نجات اور جس کا ملنا عین رستگاری ہے۔ وہ خدا اسی پر ظاہر ہوتا ہے جو دل کی سچائی اور محبت سے اس کو ڈھونڈتا ہے، وہ اسی پر تجلی فرماتا ہے جو اسی کا ہو جاتا ہے۔ وہ دل جو پاک ہیں وہ اس کا تخت گاہ ہیں۔ اور وہ زبانیں جو جھوٹ اور گالی اور بیہودہ گوئی سے منزہ ہیں وہ اس کی وحی کی جگہ ہیں اور ہر ایک جو اس کی رضا میں فنا ہوتا ہے اس کی اعجازی قدرت کا مظہر ہو جاتا ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۹-۸)

رمضان شریف کا نصف آخر

اللہ اللہ احترام و عظمتِ ماہِ صیام
چار سو چھایا ہے ابرِ رحمتِ ماہِ صیام

اتقا و رحمت و غفران اور رضوانِ حق
کتنی دل افروز ہے ہر نعمتِ ماہِ صیام

نصف آخر جا رہا ہے آجکل رمضان کا
پیجئے خوب اور جامِ برکتِ ماہِ صیام

حکمتیں کر دی ہیں خود قرآں نے جب اسکی بیاں
اور کی جائے بیاں کیا حکمتِ ماہِ صیام

محمد صدیق امرتسری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استغفار

قسط اول

انسان کی جملہ مشکلات کا حل

(مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی - ربوہ)

قرآنی ارشاد

خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا

کے مصداق انسان کمزور اور ضعیف پیدا ہوا ہے۔ اسکی فطرت میں خطا اور نسیان رکھ دی گئی ہے

اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ

انسان خطاء اور نسیان سے مرکب ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا

"کُلُّ بَنِیْ آدَمَ خَطَّاءٌ"

(ترمذی)

آدم کا ہر بیٹا خطا کار ہے۔

اس لیے فرائض کی بجا آوری میں اس سے غفلت اور بھول ہو جاتی ہے۔ اس سے کمزوری اور کوتاہی سرزد ہو سکتی ہے کیونکہ کمزوری اور قصور بشری تقاضا ہے۔ اگر انسان اپنی طرف سے پوری کوشش کرے کہ وہ کمزوری اور غفلت کا مرتکب نہ ہو تب بھی وہ محدود طاقت اور محدود علم کا مالک ہونے کی وجہ سے اپنے کام کو کماحقہ ادا نہیں کر سکتا۔ کوئی نہ کوئی رخنہ باقی رہ جاتا ہے۔ کوئی نہ کوئی خامی رہ جاتی ہے، کوئی نہ کوئی کمزوری اور غفلت واقع ہو جاتی ہے۔ اس سے نجات سوائے خدا تعالیٰ کے فضل کے نہیں ہو سکتی سو ضروری ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے دستِ بدعا رہے کہ الٰہی میں ایک کمزور انسان ہوں غلطی کا پتلا ہوں میں تیرے فضل کے بغیر گناہوں اور خطاؤں سے بچ نہیں سکتا تو اپنا فضل کر اور مجھے اپنی پناہ میں لے لے تو میری خطاؤں اور گناہوں کی پردہ پوشی فرما یہ استغفار ہے یعنی ہر لغزش اور کمزوری جو تقاضائے بشریت کی وجہ سے انسان سے سرزد ہو سکتی ہے اس سے محفوظ رہنے کے لیے خدا سے دعا کی جائے اور جو کمزوری اور خطاء سرزد ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ اس کی زہریلی تاثیرات اور اس کے بد نتائج سے محفوظ رکھے۔ استغفار کے ذریعہ انسان کو ایک قوت عطا ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے فرائض بآسانی بجا لا سکتا ہے اور جو قوت اس میں پہلے سے موجود ہے استغفار کے ذریعہ وہ اُسے عملی طور پر دکھانے کے قابل ہو جاتا ہے۔

استغفار کیا ہے؟

استغفار کا لفظ غفر سے ہے اور غفر الشیٔ کے معنے ہیں ستره اسے چھپا دیا ہے۔ ڈھانپ دیا دبا دیا مغفر خود کو کہتے ہیں جو سر کو ڈھانپ رکھتی ہے اور لڑائی کے دوران سر کو تلوار کے حملہ سے محفوظ رکھتی ہے استغفر کے معنے ہیں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہنا یعنی یہ دعا کرنا کہ وہ اس کے گناہوں کی پردہ پوشی کرے انہیں معاف کر دے اور جو گناہ اس سے ظہور پذیر نہیں ہوا اور اس کے کرنے کی طاقت اس میں موجود ہے اللہ تعالیٰ اس کو دبا دے تا وہ صدور نہ کرے اور مخفی اور پوشیدہ رہے۔

انبیاء اور استغفار

انبیاء کرام ضعف بشریت اور فطری کمزوری سے خوب واقف تھے۔ اس لیے جب وہ انذار اور تبشیر کا مشن لے کر دنیا میں مبعوث ہوئے تو انہوں نے اس مشن اور کام کی اہمیت کے پیش نظر استغفار کو اپنا ورد اور شیوہ بنایا اور دعا کرتے رہے کہ اے خدا تو ہماری ایسی حفاظت فرما کہ بشری کمزوریاں ہم سے ظہور پذیر نہ ہوں اور ہم سے گناہ سرزد نہ ہوں۔ قرآن کریم اور دیگر صحائف الٰہیہ کا مطالعہ کیا جائے تو انبیاء کی سیرت کے اس پہلو پر خوب روشنی پڑتی ہے۔ قرآن کریم میں ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے کہا

رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَسْئَلَکَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَکُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ

(ھود: ۴۸)

اے میرے رب میں اس بارہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے کوئی ایسا سوال کروں جس کے متعلق مجھے حقیقی علم نہ ہو اور اگر تو میری گزشتہ غفلت کو معاف نہ کرے اور رحم نہ کرے تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔ ایک اور جگہ آپ نے ان لفظوں میں استغفار کیا

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا

(نوح آیت: ۲۹)

اے میرے رب مجھے اور میرے ماں باپ اور ہر اس شخص کو جو میرے گھر (یعنی میرے طریقہ) میں مومن ہو کر داخل ہوتا ہے اس کو بخش دے اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو بھی اور یوں ہو کہ ظالم صرف تباہی میں ہی ترقی کریں یعنی ان کو کامیابی نصیب نہ ہو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان لفظوں میں استغفار کیا:۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔

اے ہمارے رب جس دن حساب ہونے لگے اس دن مجھے اور میرے والدین اور تمام مومنوں کو بخش دیجیو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام یوں دعا گو ہوئے کہ

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِکَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔ اعراف (۱۵۲)

اے میرے رب مجھ کو اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل کر دے اور تو رحم کرنے والوں میں سے سب سے بڑا ہے۔ آپ جب اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو چن کر کوہ طور پر لے گئے اور ان پر زلزلہ آیا تو آپ نے دعا کی

اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ۔ (اعراف: ۱۵۶)

تو ہمارا کفیل اور دوست ہے پس ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو بخشنے والوں میں سے سب سے بہتر ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے خلاف جب دشمنوں نے سر اٹھایا اور ایک موقعہ پر بعض دشمن افراد آپ کے گھر میں کود کر آ گئے جب انہوں نے آپ کو چوکس اور ہوشیار پایا تو انہوں نے دنبیوں والا قصہ گھڑا تو حضرت داؤد علیہ السلام کو یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمائش میں ڈالا ہے۔ تو آپ نے استغفار کیا اور خدا تعالیٰ سے مدد طلب کی قرآن کریم نے اس کا اس طرح ذکر کیا ہے۔

فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاکِعًا وَّاَنَابَ۔ (ص: ۲۵)

اس نے اپنے رب سے استغفار کرنا شروع کیا اور اطاعت ظاہر کرتے ہوئے زمین پر گر گیا اور خدا کی طرف متوجہ ہو گیا۔

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِکَ (ص: ۲۶)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کے استغفار کے نتیجہ میں ہم نے اس کی ان کمزوریوں پر پردہ ڈال دیا جن کی وجہ سے یہ واقعہ ہوا تھا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے جب ہم نے اس کی آزمائش کی اور اس کے تخت پر ایک بے جان جسم کو بٹھانے کا فیصلہ کر لیا اور اس نے بذریعہ کشف اس نظارہ کو دیکھ لیا تو وہ اپنے رب کی طرف جھکا اور یوں دعا کی رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (ص: ۳۶)

اے میرے رب میرے عیبوں کو ڈھانک دے اور مجھ کو ایسی بادشاہت عطا کر جو میرے بعد میں آنے والی اولاد کو ورثہ میں نہ ملے تو یقیناً بڑا بخشنہار ہے

ہمارے آقا فخر موجودات سید الاولین والآخرین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے تو آپؐ نے اپنے مشن کی ادائیگی کے دوران بار بار خدا سے استغفار کیا۔ اور اس سے مدد چاہی۔ قرآن کریم میں کئی دعائیں وارد ہوئی ہیں جو آپؐ کی زبان مبارک پر جاری ہوئیں جن میں اغفر (تو بخش دے) کا لفظ استعمال ہوا ہے مثلاً۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا۔ رَبَّنَا اتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا

اسی طرح احادیث کے مجموعوں میں آپؐ کی ایسی دعاؤں کا بکثرت ذکر آتا ہے آپؐ نے ایک موقعہ پر فرمایا:۔

وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً۔ (بخاری)

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ایک دن میں ستر بار سے زیادہ استغفار کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہوں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی استغفار کرنے کا ارشاد ہوا جیسا کہ فرمایا: وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔

(نساء ۱۰۷)

اللہ سے بخشش طلب کر اللہ یقیناً بہت ہی بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ سورہ نصر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب اللہ کی مدد اور کامل غلبہ آ جائے گا اور تو اس بات کے آثار دیکھ لے گا کہ اللہ کے دین میں لوگ فوج در فوج داخل ہونگے اس وقت تو اپنے رب کی حمد بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کرنے میں مشغول ہو جائیو۔ وَاسْتَغْفِرْهُ اور مسلمانوں کی تربیت میں جو کوتاہیاں ہوئی ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان پر پردہ ڈالنے کی دعا کیجیو۔

انبیاء کیوں استغفار کرتے رہے

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب انبیاء معصوم ہوتے ہیں تو پھر وہ استغفار کیوں کرتے ہیں کیا نعوذ باللہ وہ گنہگار ہیں؟ دراصل بات یہ ہے کہ انبیاء بشریت کے ان تقاضا سے خوب واقف ہوتے ہیں کہ بشر میں کمزوری اور ضعف پایا جاتا ہے کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی طاقت سے گناہ سے بچ سکتا ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو کسی کا گناہ سے بچنا ممکن نہیں۔ اس لیے ہر ایک شخص کو چاہئے وہ نبی ہو یا ولی خدا تعالیٰ سے حفاظت اور قوت طلب کرنا لازم ہے پس انبیاء کے استغفار کی حقیقت یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ گناہ کی قوت جو انسان کے اندر مستور ہے ظہور پذیر نہ ہو۔ خدا تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے اور اس کا فضل ہمیشہ ان کے ساتھ رہے مقربین الٰہی ایک طرفۃ العین کے لیے بھی خدا تعالیٰ سے علیحدہ ہونا اپنی تباہی کا موجب جانتے ہیں اس لیے وہ ہمیشہ استغفار کرتے رہتے ہیں کہ خدا انہیں اپنی حفاظت میں ہمیشہ رکھے اور نور کی چادر جو انہیں پہنائی گئی ہے وہ ہمیشہ ان کے ساتھ رہے وہ ان سے چھن نہ جائے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ (اللہ کی ہزاروں رحمتیں ان پر ہوں) فرماتے ہیں

"انسان فطرتاً ایسا بنا ہے کہ کمزوری اور ضعف اس کا فطری تقاضا ہے انبیاء اس فطری کمزوری اور ضعف بشریت سے خوب واقف ہوتے ہیں اور وہ دعا کرتے ہیں کہ یا الٰہی تو ہماری حفاظت کر کہ وہ بشری کمزوریاں ظہور پذیر نہ ہوں غفر کہتے ہیں ڈھکنے کو کہ اصل بات یہی ہے کہ جو طاقت خدا کو ہے وہ نہ کسی نبی کو ہے نہ ولی کو اور نہ رسول کو۔ کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں اپنی طاقت سے گناہ سے بچ سکتا ہوں پس انبیاء اپنی حفاظت کے واسطے خدا کے محتاج ہیں"

(کشتی نوح صفحہ ۳)

نیز فرماتے ہیں:۔

"انسان کو جو روشنی عطا ہوتی ہے وہ بھی مستقل نہیں ہوتی بلکہ عارضی ہوتی ہے۔ اور ہمیشہ اسے اپنے ساتھ رکھنے کے لیے استغفار کی ضرورت ہے۔ انبیاء جو استغفار کرتے ہیں اصل کی بھی یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ ان باتوں سے آگاہ ہوتے ہیں ..... بات یہ ہے کہ اصل انوار تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں اور نبی ہو یا کوئی اور۔ سب خدا سے انہیں حاصل کرتے ہیں۔ سچے نبی کی یہی علامت ہے کہ وہ اس روشنی کی حفاظت بذریعہ استغفار کرے استغفار کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ موجودہ نور جو خدا سے حاصل ہوا ہے وہ محفوظ رہے اور زیادہ اور ملے۔"

(البدر ۸ ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۳)

رسول کریمؐ کے استغفار کی حقیقت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو سید المعصومین تھے بھی اپنی عبودیت کے اظہار کی خاطر اور انبیاء کی طرح استغفار کر کے اپنی حفاظت خدا تعالیٰ سے مانگا کرتے تھے۔ آپؐ کے استغفار سے مراد جہاں ترقی مراتب ہے وہاں یہ غرض بھی تھی کہ ہر ایک لغزش اور قصور جو بوجہ ضعف بشریت انسان سے صادر ہو سکتا ہے اس کے امکان کو خدا تعالیٰ دور فرما دے اور اپنے فضل سے ایسا انتظام فرما دے کہ وہ کمزوری ظہور میں نہ آوے اور مستور و مخفی رہے علماء حدیث نے لکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ وسلم کا استغفار گناہ کی وجہ سے نہیں تھا۔ کیونکہ آپؐ معصوم تھے لیکن اپنے طور پر آپؐ خیال فرماتے تھے۔ کہ مجھ سے اظہار بندگی میں کوتاہی ہوئی ہے اسی لیے آپؐ استغفار فرمایا کرتے تھے دوسرے اپنی امت کو توبہ اور استغفار پر رغبت دلانا مقصود تھی کہ جب آنحضورؐ باوجود خیر المخلوقات اور معصوم تر ہونے کے ہر روز ۷۰ بار سے زائد استغفار فرمایا کرتے تھے تو آپؐ کی امت کے ہر فرد کو بطریق اولیٰ ایسا کرنا چاہیئے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ (اللہ کی ہزاروں رحمتیں آپ پر ہوں) فرماتے ہیں:۔

"احمق حقیقت سے ناآشنا استغفار کے لفظ پر اعتراض کرتے ہیں ان کو معلوم نہیں کہ جس قدر یہ لفظ پیارا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اندرونی پاکیزگی پر دلیل ہے وہ ہمارے وہم و گمان سے بھی پرے ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ عاشق رضا ہیں اور اسی میں بڑی بلند پروازی کے ساتھ ترقیات کر رہے ہیں جب اللہ تعالیٰ کے احسانات کا تصور کرتے ہیں اور اظہار شکر سے قاصر پا کر تدارک کرتے ہیں یہ کیفیت ہم کس طرح ان عقل کے اندھوں اور مجذوم القلب لوگوں کو سمجھائیں۔ ان پر وارد ہو تو سمجھیں جب ایسی حالت ہوتی ہے احسانات الٰہیہ کی کثرت آ کر اپنا غلبہ کرتی ہے تو روح محبت سے پُر ہو جاتی ہے اور وہ اچھل اچھل کر استغفار کے ذریعہ اپنے قصور شکر کا تدارک کرتی ہے۔ یہ لوگ خشک منطق کی طرح اتنا ہی نہیں چاہتے کہ وہ قویٰ جن سے کوئی کمزوری یا غفلت صادر ہو سکتی ہے وہ ظاہر نہ ہوں۔ نہیں وہ ان قویٰ پر فتح حاصل کیے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا تصور کر کے استغفار کرتے ہیں کہ شکر نہیں کر سکتے۔ یہ ایک لطیف اور اعلیٰ مقام ہے جس کی حقیقت سے دوسرے لوگ ناآشنا ہیں۔"

(الحکم ۳۰ اپریل ۱۰ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

ہر نبی نے اپنی امت کو استغفار کی تلقین فرمائی

انبیاء کرامؑ نے خود ہی استغفار کو شیوہ نہیں بنایا بلکہ اپنی امتوں کو بھی ہر وقت استغفار کرنے کی تلقین فرمائی۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

اَسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا۔ (نوح۔ ۱۱)

اپنے رب سے استغفار کرو وہ بڑا بخشنے والا ہے۔

حضرت صالح علیہ السلام قوم ثمود کی طرف مبعوث ہوئے تو انہوں نے اپنی قوم کو تلقین فرمائی تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ اسی نے تمہیں زمین سے اٹھایا اور بلندی بخشی اور اس میں تمہیں آباد کیا اس لیے

فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ۔

(ھود۔ ۶۲)

تم اس سے بخشش طلب کرو اور اس کی طرف کامل رجوع اختیار کرو میرا رب یقیناً قریب ہے اور دعائیں قبول کرنے والا ہے۔

حضرت ھود علیہ السلام نے اپنی قوم کو یہی نصیحت کی استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ۔ (ھود۔ ۵۳) تم اپنے رب سے استغفار کرو اور اس کی طرف کامل رجوع اختیار کرو۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم مدین کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ اے میری قوم تمہاری مجھ سے دشمنی تمہیں اس بات پہ نہ اکسا دے کہ تم ویسی ہی مصیبت سہیڑ لو جیسی نوح، ھود اور صالح علیہم السلام کی قوم پر آئی تھی لوط کی قوم تو تم سے زیادہ دور بھی نہیں۔

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ

(ھود۔ ۹۰)

تم اپنے رب سے بخشش طلب کرو اور پھر اس کی طرف کامل رجوع اختیار کرو۔ میرا رب یقیناً بار بار رحم کرنے والا اور بہت ہی محبت کرنے والا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:۔

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ۔

(ھود۔ ۳۔ ۴)

میں بلاشبہ خدا کی طرف سے تمہارے لئے ہوشیار کرنے والا اور اہم خبریں دینے والا بنا کر بھیجا گیا ہوں تم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو اور اپنے رب سے استغفار کرو اور اس کی طرف ہی رجوع کرو۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں ان پر ہوں) نے اپنی جماعت کو بار بار استغفار کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ ایک موقعہ پر فرمایا:۔

"نمازیں پڑھو اور آئندہ گناہوں سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد چاہو اور پچھلے گناہوں کی معافی مانگو اور بار بار استغفار کرو۔"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

نیز فرمایا:۔

"میرے نزدیک استغفار سے بڑھ کر کوئی تعویذ و حرز اور کوئی احتیاط دوا نہیں۔ میں تو اپنے دوستوں کو کہتا ہوں کہ خدا سے صلح و موافقت پیدا کرو اور دعاؤں میں مصروف رہو۔" (الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۵)

استغفار کی برکات و فضائل

استغفار کے ذریعہ انسان خدا تعالیٰ کی پناہ میں آ جاتا ہے۔ اس کے نہ صرف پہلے گناہ چاہے وہ تعداد میں کتنے ہی کیوں نہ ہوں معاف ہو جاتے ہیں بلکہ بکثرت استغفار سے وہ ان گناہوں سے بھی محفوظ ہو جاتا ہے جو بالقوہ انسان کے اندر موجود ہیں گو ان کا ظہور نہیں ہوا اور ابھی صدور کا وقت نہیں آیا۔ وہ اندر ہی اندر جل کر راکھ ہو جاتے ہیں استغفار غفلت اور کوتاہی کو بالکل دبا دیتا ہے تا اس کا صدور بالکل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:۔

وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔ (نساء۔ ۱۰۷)

اللہ سے بخشش طلب کر اللہ یقیناً بہت ہی بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح فرمایا

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

(نساء ۔ ۱۱۱)

جو شخص بھی کوئی بدی کرے گا یا اپنے نفس پر ظلم کرے گا اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا پائے گا۔

ان دو جگہوں کے علاوہ قرآن کریم میں جہاں کہیں استغفار کا ارشاد ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی صفات غفور اور رحیم کا ذکر کیا گیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لمبی حدیث قدسی میں جو مسلم میں درج ہے۔ یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے استغفرونی اغفر لکم تم مجھ سے استغفار کرو میں تمہارے گناہ بخش دوں گا۔ ترمذی میں ایک اور حدیث قدسی حضرت انس رضؓ کی روایت سے درج ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔ اے ابن آدم تو جب تک مجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش کے لئے دعا کرے گا اور مجھ سے امید رکھے گا کہ میں وہ گناہ بخش بھی دوں گا تو چاہے تجھ سے کوئی بھی بدعمل سرزد ہوا ہو میں تمہیں بخش دوں گا۔ پھر فرمایا۔ اے ابن آدم میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ تیرے گناہ (لو بلغت ذنوبك عنان السماء) آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں ثم استغفرتنی غفرت لك تو اگر مجھ سے استغفار کرے گا ان گناہوں کی بخشش چاہے گا تو میں وہ گناہ معاف کر دوں گا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں آپ پر ہوں) فرماتے ہیں

"گناہ ایک ایسا کیڑا ہے جو انسان کے خون میں ملا ہوا ہے مگر اس کا علاج استغفار سے ہی ہو سکتا ہے۔ استغفار کیا ہے؟ یہی کہ جو گناہ صادر ہو چکے ہوں ان کے بدثمرات سے خدا محفوظ رکھے اور جو ابھی صادر نہیں ہوئے اور جو بالقوہ انسان میں موجود ہیں ان کے صدور کا وقت ہی نہ آوے اور اندر ہی اندر وہ جل بھن کر راکھ ہو جاویں۔"

(البدر ۲۴۔ اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰۶)

پھر فرمایا:۔

"توبہ و استغفار کرنی چاہیئے بغیر توبہ و استغفار کے انسان کر ہی کیا سکتا ہے۔ سب نبیوں نے یہی کہا ہے کہ اگر توبہ استغفار کرو گے تو خدا بخش دے گا۔ سو نمازیں پڑھو اور آئندہ گناہوں سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد چاہو اور پچھلے گناہوں کی معافی مانگو اور بار بار استغفار کرو تا جو قوت گناہ کی ان کی فطرت میں ہے وہ ظہور میں نہ آوے۔"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۱ء صفحہ)

گناہوں کی وجہ سے قلوب پر جو اثر پڑتا ہے ان پر میل آجاتی ہے۔ زنگ لگ جاتا ہے۔ تیرگی آجاتی ہے۔ استغفار کے نتیجہ میں وہ سب زنگ۔ تیرگی اور میل دور ہو جاتی ہے اور دل صیقل ہو جاتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

استغفار دلوں کو صیقل کرتا ہے

ان المومن اذا اذنب کانت نقطة سوداء فی قلبه فان تاب واستغفر صقل قلبه وان زاد زادت حتی تعلو قلبه فذالکم الران الذی ذکر اللہ تعالیٰ کلا بل ران علی قلوبهم ما کانوا یکسبون (ترمذی)

جب مومن سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے اگر وہ توبہ کرے اور استغفار کرے تو یہ نقطہ دور ہو جاتا ہے اور اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ اگر مومن گناہ زیادہ کرے تو یہ نقطہ بھی وسیع ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے۔ یہی وہ زنگ ہے جس کا خدا تعالیٰ نے سورہ تطفیف میں ان الفاظ میں ذکر کیا ہے کلا بل ران علی قلوبهم ما کانوا یکسبون ۔ ہرگز ایسا نہیں جیسا کہ وہ خیال کرتے ہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ان کے دلوں پر اس سے جو وہ کما چکے ہیں زنگ لگا دیا گیا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں ان پر ہوں) فرماتے ہیں۔

"غفلت غیر معلوم اسباب سے ہے بعض وقت انسان نہیں جانتا اور ایک دفعہ ہی زنگ اور تیرگی اس کے دل پر آجاتی ہے۔ اس لئے استغفار ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ زنگ اور تیرگی نہ آوے۔"

(البدر ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۲)

"ارشاداتِ عالیہ" (صفحہ اوّل سے آگے)

غاصب، ظالم، دروغگو، جعل ساز اور ان کا ہم نشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعالِ شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں۔ تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے۔ اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک جو سچ در سچ طبیعت رکھتا ہے۔ اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں۔ اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں۔ اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے۔ کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو ان کا قصد کرے۔ کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا ان کی حمایت میں۔ کون خدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہیں۔ ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک بے باک گنہگار اور بدباطن اور شریر النفس کے فکر میں ہے۔ کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو۔ بلکہ وہ ان کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی وہ دکھلائے گا۔ وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے۔ مگر وہ جوان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اس خدا کا دامن نہ چھوڑے ہم اس پر ایمان لائے۔ ہم نے اس کو شناخت کیا تمام دنیا کا وہی خدا ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۶ تا ۱۹)

اظہارِ تشکر و درخواستِ دعا

برادرم مکرم شیخ مبشر احمد صاحب آف کانٹی نینٹل کارگو سروسز کراچی کی اچانک وفات پر بہت سے احباب جماعت کی طرف سے تعزیت کے کافی تعداد میں خطوط موصول ہوئے ہیں۔ تمام دوستوں نے اپنے خطوط میں جس محبت اور خلوص کا اظہار فرمایا ہے اس سے اہل خانہ کے جملہ افراد کی بہت حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ ان غیر معمولی حالات میں بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت نے ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھا۔ خاکسار اس اعلان کے ذریعہ تمام بزرگان و احباب جماعت کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے اور دعا کی مؤدبانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ برادرم مرحوم کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا کرے اور سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(شیخ طارق احمد اللہ۔ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُذکُرُوا مَوتٰکُم بِالخَیر

والد صاحب مکرم چوہدری محمد عطاء ربی مرحوم کا ذکرِ خیر

از مکرم محمد نصر اللہ خان ۔ نیلا گنبد لاہور

ابا جان غفر اللہ لہٗ کو وفات پائے عرصہ گزر گیا مگر بندہ اب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "اذکروا موتٰکم بالخیر" کی تعمیل نہ کر سکا ۔ محترم والد صاحب کی وفات ۲۵ جون ۱۹۸۲ء بمطابق ۳ رمضان المبارک بروز جمعہ ۲½ بجے صبح ہوئی ۔ اور بہشتی مقبرہ قطعہ نمبر ۱۵ میں مدفون ہوئے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

والد صاحب ۱۹۳۶ء میں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے ۔ خاکسار کے دریافت کرنے پر کہ آپ نے احمدیت کو کیسے قبول کیا ؟

فرمایا کہ کچھ تو عملی مشاہدہ سے اور کچھ خدا تعالیٰ کی بذریعہ رؤیا راہنمائی سے ۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد ایک نہایت ہی پاک تبدیلی ان میں پیدا ہوئی اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اس تعلیم کو کہ

"خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے"

اپنا مطمحِ نظر بنایا اور خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے انہوں نے ہر سچائی کو حقیقت سمجھ کر اختیار کیا اور ہر برائی سے بیزار ہو کر اسے ترک کر دیا ۔ اور ہمیشہ اس بات میں کوشاں رہے کہ ان کے ہر شام گواہی دے کہ ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا اور صبح یہ پکارے کہ رات تقویٰ سے بسر کی ۔ جب حق کو حق جان کر قبول کیا تو بڑی سے بڑی آزمائش کو بطیب خاطر برداشت کیا ۔ سچے ہو کر جھوٹوں کی ذلت اختیار کیا اور ایسا محض خدا تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے تھا نہ کہ محض دنیاوی دکھلاوے کی خاطر ۔

قبولِ احمدیت کے بعد آزمائش کا دور شروع ہوا تو اپنے گھر سے ، اس گھر سے جس کی ہر چیز پر آپ کی ہمت اور گاڑھے خونِ پسینہ کی مہر ثبت تھی ، اس حالت میں نکال دیئے گئے کہ اپنے پاس پھٹا پرانا تہمد تھا اور صابرہ بیوی کے پاس سفید ٹوپی والا برقع ۔ چنانچہ دس کوس کی مسافت طے کر کے ایک گاؤں کے باہر ڈیرہ لگایا اور رات مولی اور اسکے پتے کھا کر گذاری ۔ اور اگلے دن کچھ محنت مزدوری کر کے پیٹ کو بھرا ۔ غرض ایک لمبا عرصہ معاشی بدحالی اور بیماری میں گزارا ۔ لیکن صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا ۔ اور اپنی حاجتیں بیان کیں تو صرف خدا تعالیٰ کے آگے ۔ نہایت رقت اور الحاح سے دعائیں کرتے رہے ۔

اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کو شرفِ قبولیت سے نوازا اور تاریکیوں کے بادل چھٹ گئے ۔ دل نرم ہو گئے اور مالی حالت تبدیل ہونا شروع ہوئی ۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل پا کر گردن اور جھک گئی اور پھر زبان ہر دم "کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس" کے ذکر سے تر رہنے لگی ۔ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں سے دوسروں کو بھی نوازتے رہے ۔ اور تادمِ واپسیں ان نوازشات کو برقرار رکھا ۔ آپ سراً بھی اور اعلاناً بھی ناداروں ، غریبوں ، بیواؤں یتیموں ، مسافروں کی مدد و معاونت کرتے رہتے ۔ اکرامِ ضیف کی سنت کا اعلیٰ معیار قائم فرمایا خواہ خود کو بھوکا ہی کیوں نہ سونا پڑا ۔ جماعت کی ہر مالی تحریک میں بقدرِ ہمت بصد شوق حصہ لیا ۔ تحریک جدید کے ہر اول دستہ میں شامل تھے ۔

خدا کرے کہ ہم ان کی اس قربانی کو نسلاً بعد نسلٍ جاری رکھ سکیں ۔ جوبلی فنڈ اغلباً ان کی زندگی میں پیش ہونے والی آخری تحریک تھی ۔ اور اپنے حصہ کی مکمل ادائیگی کے بعد اپنے بیباق حساب کے ساتھ اپنے ربّ کے حضور حاضر ہوئے ۔ حتیٰ کہ ماہِ جون کا چندہ بھی پہلے ہی ہفتہ مرکز میں پہنچایا اور رسید حاصل کی ۔ چندوں کی بروقت ادائیگی اور مرکز میں ترسیل کا بہت خیال رکھتے ۔ اور اس سلسلہ میں کسی کوتاہی اور غفلت کو برداشت نہ کرتے ۔ حصہ جائیداد یعنی اپنی زندگی میں ہی ادا کر دیا ۔ آپ کو سلسلہ کے لٹریچر سے دلی لگاؤ تھا ۔ قبولِ احمدیت کے شروع ایام میں ڈاک خانہ گاؤں سے کافی دور تھا ۔ لیکن آپ اس دوری کو بھی خاطر میں نہ لاتے اور چلچلاتی دھوپ میں اور جسم کو منجمد کر دینے والی سردی میں تین کوس کا فاصلہ طے کرنے کے بعد "الفضل" لاتے ۔ خود مطالعہ کرتے ، بچوں کو پڑھنے کا کہتے اور دیگر دوست احباب کو بھی پڑھاتے ۔ سلسلہ کی نئی تصانیف جلسہ سالانہ پر خریدتے ۔ مضبوط جلد اور گرد پوش کا اہتمام بھی کرتے ۔ چنانچہ اس وقت ہمارے پاس کتب کا نایاب قدر ذخیرہ موجود ہے ۔ خدا کرے کہ ہم اس ذخیرہ سے بہتر طور پر فائدہ اٹھا سکیں ۔ آمین ۔ اگر کام کاج کے سلسلہ میں پریشانی یا غصہ ہوتا یا کھانا وقت پر تیار نہ ہوتا تو ہم گھر والے چپکے سے ان کے آگے "الفضل" ، "لاہور" یا کوئی اور رسالہ رکھ دیتے اور وہ سب کچھ بھول کر نہایت انہماک کے ساتھ مطالعہ میں مشغول ہو جاتے ۔ اکثر نادار احباب کے لیئے خطبہ نمبر جاری کرواتے ۔ احمدیت کی آئندہ ترقی قدرتِ ثانیہ سے وابستہ سمجھتے اور اس کی طرف سے اٹھنے والی ہر تحریک پر نہ صرف خود لبیک کہا بلکہ اپنی اولاد کو بھی شامل کیا ۔

قافلہ موعود کی رحلت پر سخت گرمی میں روانہ ہوئے ۔ شدید گرمی اور تھکن کے باوجود کئی گھنٹے حضور کے آخری دیدار کے لیئے کھڑے رہے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بیعت فارم کی ترسیل میں ایک یوم کی تاخیر ہو جانے پر خاکسار کو سخت سست کہا ۔ والد صاحب اپنے وقت کا ایک حصہ اصلاح و ارشاد کے لیئے روزانہ وقف کیا کرتے تھے ۔ اگرچہ طبیعت تیز تھی لیکن ہمیشہ اپنے آپ کو قابو میں رکھتے اور حوصلہ سے کام لیتے ۔ لیکن جہاں غیرت کا تقاضا ہوتا وہاں کسی کی پرواہ نہ کرتے ۔ بہت معاملہ فہم تھے ۔ بنیادی جمہوریت کے دور میں گاؤں کی اصلاحی کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے کافی کام کیا اور اچھا اثر چھوڑا ۔

والد صاحب کی شدید خواہش تھی کہ گاؤں (ڈھامکے ضلع شیخوپورہ) میں جماعت قائم ہو جائے ۔ چنانچہ اس امر کے لیئے انہوں نے بڑی کوشش کی اور پھر ان کوششوں میں کامیاب بھی ہوئے ۔ اور دمِ واپسیں تک اس جماعت کے صدر رہے ۔ گاؤں سے نقل مکانی کا فیصلہ ان کی زندگی میں ہو گیا تھا ۔ لیکن ان کے دل کو بہت ٹھیس پہنچی تھی جب وہ دیکھتے کہ یہ بودا یہاں سے اکھڑ رہا ہے ۔ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ متعلقہ دفاتر کو نقل مکانی کے بارہ میں مطلع کر دیا جائے ۔ لیکن آپ خاموش رہے ۔ چنانچہ ان کی وفات کے بعد طوعاً و کرہاً یہ فرض خاکسار کو ادا کرنا پڑا ۔ یہ امر آپ کی جماعت سے دلی وابستگی کا منہ بولتا ثبوت ہے ۔

نماز جمعہ اکثر لاہور میں ادا فرماتے ۔ لاہور میں قاضی محمود احمد صاحب آف راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد ، ملک نذیر محمد صاحب اور محترم محمد شریف صاحب ٹیکسالی گیٹ اور چوہدری نصیر احمد صاحب الائیڈ سائنٹفک اسٹور سے الفت بھرے تعلقات استوار تھے ۔

والد صاحب کی طبیعت میں غفلت اور سستی نام کو نہ تھی ۔ اکثر گاؤں سے لاہور اتنے سویرے پہنچ جاتے کہ ہم خوابِ غفلت میں ہوتے ۔ اپنا کام خود کرتے اور کسی کا احسان حتی الامکان نہ اٹھاتے اور اگر ایسا واقعہ ہو جاتا تو قرآنی تعلیم "احسان کا بدلہ احسان" کے تحت جب تک احسان اتار نہ لیتے ، خاموش نہ بیٹھتے ۔ آپ اکثر یہ شعر ،

"بوڑھے بھی ہوں اگر ہم ہمت جوان رکھنا"

لوگوں کو سناتے اور قال تک محدود نہ رکھتے بلکہ عملی طور پر بھی جواں ہمتی کا مظاہرہ کرتے ۔ چنانچہ اس پیرانہ سالی میں اپنی وفات سے ایک یوم قبل ۳۰ کلو گندم چکی سے پسوا کر لائے ۔ قریبی احباب نے بڑا زور لگایا کہ بوجھ اٹھا لیں مگر آپ نے پسند نہ کیا ۔

وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۰ سال سے زائد تھی ۔ آپ نے پسماندگان میں تین لڑکے ، چار لڑکیاں ، ایک بیوہ اور بہت سے پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں ۔ آپ کا کوئی حقیقی بھائی بھی احمدی نہیں تھا ۔ چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ فیصل آباد آپکے عم زاد اور برادرِ نسبتی ہیں ۔

اس امر کو ایمان کا حصہ تصور کرتے ہوئے بھی کہ ہر ذی روح کو فنا ہے ۔ اور بقا صرف حضرت احمدیت کو حاصل ہے ۔ اپنے پیاروں کی جدائی پر ملول و مغموم ہو جانا ایک فطری عمل ہے ۔ اور ہم اس عمل میں سے ابھی تک گذر رہے ہیں ۔ ان کی یادوں کی خوشبو ہر جانب بکھری ہوئی ہے ۔ ان حالات میں یہ تصور میں بھی نہیں آتا کہ

"بیٹھے تھے گھنی چھاؤں میں اسکی نہ خبر تھی
بڑھ جائیگی دھوپ اور یہ سایہ نہ رہے گا"

قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ وہ والد صاحب کی بلندیٔ درجات کے لیئے دعا کریں ۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک کاموں کا بہترین اجر عطا فرمائے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان کے نقشِ قدم پر چل سکیں ۔ اور خدا تعالیٰ ہمارے پورے خاندان کو اپنے سایۂ عاطفت میں لے لے ۔ آمین ۔

الفضل کی اشاعت پندرہ (۱۵) بیس (۲۰) ہزار تک پہنچایئے!

جماعتی عہدیداروں کی ذمہ داری

"الفضل" تمام جماعتی اداروں کا واحد مشترکہ پرچہ ہے اس لئے ہر ذیلی تنظیم اور جماعتی تنظیم پر اس کی اشاعت بڑھانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ میں ہر عہدیدار کی خدمت میں ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ "الفضل" کی اشاعت پندرہ، بیس ہزار تک پہنچانے کے کٹھن کام میں ادارہ الفضل کی مدد کریں۔ آپ کی مدد کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا اللہ آپ کو جزاء دے اور اپنے امام کی خوشی کے وارث ہوں۔ آمین!

(منیجر "الفضل" ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال و ناصرات کا

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی

شعبہ اشاعت کی طرف سے ہر سال ایک مقابلہ مضمون نویسی کروایا جاتا ہے تاکہ اطفال و ناصرات میں شوق قلم اجاگر ہو۔ چنانچہ امسال بھی یہ مقابلہ کروایا جا رہا ہے۔ جس کا عنوان "سیرت حضرت طاہرہؓ" ہے اطفال و ناصرات کی سہولت کے لئے چند ذیلی عناوین اور امدادی کتب درج کی جاتی ہیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ اطفال و ناصرات اس مقابلہ میں حصہ لیں۔

:- ذیلی عناوین :-

ولادت، نام و نسب، قبول اسلام، اسلام کی راہ میں تکالیف، غزوات میں شمولیت، خلفاء کے عہد میں خدمات، شہادت، امتیازی خدمات، فضائل و کمال، اخلاق و عادات، محبت رسولؐ، سخاوت، انفاق فی سبیل اللہ، اولاد۔

:- امدادی کتب :-

۱۔ روشن ستارے۔ جلد دوم — مولانا غلام باری صاحب سیف۔
۲۔ اردو ادارہ معارف اسلامیہ — جلد ۱۲۔
۳۔ حیاۃ الصحابہؓ — جلد اول — مولانا محمد یوسف صاحب کاندھلوی۔
۴۔ سیر الصحابہؓ — دوم حصہ مہاجرین — مولانا سعید انصاری صاحب۔
۵۔ رحمت دارین کے سوشیدائی۔ — طالب الہاشمی۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

۲۹ رمضان المبارک دعائیہ فہرست

انشاء اللہ تعالیٰ امسال بھی ۲۹ رمضان المبارک سے قبل چندہ تحریک جدید سو فیصدی ادا کرنے والے مجاہدین کے لئے سیدنا و امامنا ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جائے گی۔ اپنے محبوب امام کی دعائیں حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ مجاہدین اس مبارک فہرست میں شامل ہونے کی سعی بلیغ فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ضروری اعلان

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ ۳ جولائی کو موسم گرما کی تعطیلات کے بعد کھل رہا ہے۔ سپیشل کورس جس میں کپڑوں کی سلائی کٹائی۔ بنائی۔ ہاتھ کی کڑھائی، مشین کی کڑھائی نیز پینٹنگ کا شوق رکھنے والی طالبات نیز ڈپلومہ کرنے والی طالبات بھی داخلہ لے سکتی ہیں۔

(ہیڈ مسٹریس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

چندہ وقف جدید کس قدر دیا جائے!

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء کے موقعہ پر چندہ وقف جدید کی شرح کے بارہ میں ارشاد فرمایا تھا۔

"جہاں تک وقف جدید میں کم سے کم چندہ دینے کا تعلق ہے اگر بارہ روپے کی شرط اڑا بھی دیں تب بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا کوئی آدمی کم بھی دینا چاہے تو دے سکتا ہے"۔

"حضور کے ارشاد کے پیش نظر کم از کم شرح کی کوئی پابندی نہیں ہے ہر احمدی اپنی وسعت کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو۔

سیدنا حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ نے وقف جدید کے پہلے سال کے پیغام میں چندہ وقف جدید کے بارہ میں حسب ذیل ارشاد فرمایا۔

"دوستوں کی اطلاع کے لئے میں شائع کرتا ہوں کہ جس کی توفیق بارہ روپے سالانہ کی ہو۔ وہ بارہ روپے سالانہ دے سکتا ہے۔ جس کی توفیق ۵۰ روپے سالانہ دینے کی ہو وہ ۵۰ روپے سالانہ دے سکتا ہے۔

دوستوں کو ہدایت دینے کے لئے یہ بات کافی تھی کہ میرا چندہ چھ سو شائع ہو چکا ہے اور چھ سو چھ سے سو گنے زیادہ ہے پس جن کو توفیق تھی وہ بارہ روپے لکھوا سکتے تھے۔ ۲۵ روپے لکھوا سکتے تھے۔ ۵۰ روپے لکھوا سکتے تھے۔ ۱۰۰ لکھوا سکتے تھے۔ میرا ارادہ ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے توفیق دے تو بجائے چھ سو کے چھ ہزار یا اس سے بھی زیادہ دوں ..... ممکن ہے۔

اللہ تعالیٰ توفیق دے تو میرا اس تحریک کا چندہ چوبیس پچیس ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔ (پیغام ۱۳ جنوری ۱۹۵۸ء)

(ناظم مالی۔ وقف جدید انجمن احمدیہ)

دعائے نعم البدل

مکرم چوہدری طفیل احمد باجوہ گھنوکے حجہ کا پوتا اور مکرم نصیر احمد باجوہ کا بیٹا ناصر محمود عمر تین سال اچانک رات کو ہیضہ ہو جانے سے مورخہ ۸/۶/۸۴ کو سحری کے وقت فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اسی روز چار بجے گھنوکے حجہ کے قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نصیر احمد باجوہ اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور اپنے فضل سے نعم البدل سے نوازے (آمین)

(رشید الدین حافظ دارالنصر غربی ربوہ)

درخواست دعا

"مکرم ملک حکیم نذیر احمد افغان کی والدہ محترمہ کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے موصوفہ کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے"۔

(اقبال احمد ضیر مربی سلسلہ بس جاوہ وزکانہ سندھ)

خاکسار کے والد محترم منشی محمد صادق صاحب (سابق مختار عام حضرت میاں بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ) آج کل اسہال اور پیچش کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ نیز کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے ہمدردانہ دعاؤں کی درخواست ہے

(اعجاز احمد خان قائد مجلس خدام الاحمدیہ احمد نگر)

الفضل نہ ملنے کی شکایات

امراء و صدر صاحبان متوجہ ہوں

جملہ امراء صاحبان اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ بعض مقامات سے الفضل اخبار کے نہ ملنے کی شکایات موصول ہو رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے بقیہ مقامات پر بھی الفضل کے پہنچنے سے متعلق تشویش ہے۔ اس لیے امراء کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ کرم اپنی جماعتوں میں یہ اعلان کروا دیں کہ جن احباب کو اخبار الفضل نہیں مل رہا وہ دفتر الفضل سے رابطہ پیدا کریں تاکہ اس کا کوئی حل نکالا جا سکے۔

۲۔ امراء کرام کی خدمت میں یہ بھی درخواست ہے کہ اگر ان کے حلقہ جات میں پرچہ تسلی بخش طور پر نہیں مل رہا تو اس بارہ میں اپنی تجویز سے بھی آگاہ فرمائیں کہ اس مشکل کے حل کے لیے کیا صورت اختیار کی جا سکتی ہے۔

(منیجر الفضل)

حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ رحمہا اللہ کو سپردِ خاک کر دیا گیا:

نمازِ جنازہ محترم صوفی غلام محمد صاحب نے احاطہ بہشتی مقبرہ میں پڑھائی:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ کے علاوہ متعدد شہروں سے آئے ہوئے جماعتی عہدیداروں اور احباب کی بہت کثیر تعداد میں شمولیت:

ربوہ - ۱۶ رمضان/جون - حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی بیگم صاحبہ محترمہ اور محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ و ناظر خدمت درویشان اور محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے ناظر تعلیم کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ رحمہا اللہ کو آج یہاں بعد از نماز عصر چاردیواری بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ مرحومہ مغفورہ ۱۵ جون کی شب انتقال فرما گئی تھیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ مغفورہ کا جنازہ ۵ بجے کر ۲۰ منٹ پر مرحومہ کی رہائش گاہ دارالصدر شمالی سے اٹھایا گیا۔ قریباً پونے چھ بجے احاطہ بہشتی مقبرہ میں محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں شدید گرمی کے باوجود اہل ربوہ اور لاہور۔ شیخوپورہ سرگودھا۔ اوکاڑہ۔ فیصل آباد۔ ساہیوال۔ راولپنڈی اور متعدد دیگر جگہوں سے آئے ہوئے جماعتی عہدیداروں اور احباب جماعت نے بہت بڑی تعداد میں شرکت کی۔ جس کے بعد تدفین عمل میں آئی۔ قریباً پونے سات بجے تدفین مکمل ہونے پر محترم صوفی غلام محمد صاحب نے دعا کرائی۔

میر محمد اسحٰق صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی اولاد میں سے سب سے بڑی اولاد تھیں۔ آپ کی شادی ۱۹۳۰ء میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب سابق ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ سے ہوئی۔ مورخہ ۲ فروری ۱۹۳۰ء کو بمقام البیت الاقصیٰ قادیان بعد نماز عصر مرحومہ مغفورہ کے نکاح کا اعلان قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ نے پانچ ہزار روپے مہر پر فرمایا۔ اس موقع پر حضور نے ایک پرمعارف خطبہ ارشاد فرمایا جس میں اس رشتہ کی خاص عظمت و اہمیت پر بہت بصیرت افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی یہ خطبہ کتاب "خطباتِ محمود" جلد سوم کے صفحہ ۳۴۶ پر درج ہے اور نئی نسلوں کے لئے اس کا مطالعہ ازحد مفید اور ضروری ہے۔

مرحومہ نے اپنی یادگار چھ صاحبزادے و صاحبزادیاں چھوڑی ہیں جن کے اسمائے گرامی ترتیب وار یہ ہیں:-

(۱) محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب۔ (۲) محترم صاحبزادی ریحانہ باسمہ صاحبہ بیگم محترم سید سید احمد ناصر صاحب ابن حضرت میر محمد اسماعیل صاحب (۳) محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب (۴) محترمہ صاحبزادی دردانہ صاحبہ بیگم مکرم ملک فاروق احمد صاحب امیر ضلع ملتان۔ (۵) محترمہ عتیقہ فرزانہ صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا ادریس صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب۔ (۶) محترمہ صاحبزادی نزہت عزیز صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب۔

مرحومہ بیگم صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار تھیں۔ بلڈ پریشر کی پرانی تکلیف بھی اس کی وجہ سے بلڈ یوریا میں اضافہ ہو گیا تھا۔

حالاتِ زندگی:

حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ مرحومہ نومبر ۱۹۱۱ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی اولاد میں سے سب سے بڑی تھیں۔ آپ کی شادی ۱۹۳۰ء میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب سابق ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ سے ہوئی۔ مورخہ ۲ فروری ۱۹۳۰ء کو بمقام "البیت الاقصیٰ" قادیان بعد نماز عصر مرحومہ مغفورہ کے نکاح کا اعلان قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ نے پانچ ہزار روپے مہر پر فرمایا۔ اس موقع پر حضور نے ایک پرمعارف خطبہ ارشاد فرمایا جس میں اس رشتہ کی خاص عظمت و اہمیت پر بہت بصیرت افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ یہ خطبہ کتاب "خطباتِ محمود" جلد سوم کے صفحہ ۳۴۶ پر درج ہے اور نئی نسلوں کے لئے اس کا مطالعہ ازحد مفید اور ضروری ہے۔

مرحومہ کے بھائی محترم میر مسعود احمد صاحب وکیل صدر سالہ جوبلی نے بتایا کہ مرحومہ کی پیدائش پر قدرت ثانیہ کے مظہر اول سیدنا حضرت مولوی نور الدین صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے ان کا نام رکھا۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی پہلی زوجہ محترمہ کی وفات پر قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ کی تحریک پر آپ کا رشتہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب سے طے کیا گیا۔

مرحومہ نے اپنے محترم خاوند کی پہلی بیوی کی اولاد کو نہایت محبت اور پیار سے پالا جن میں دو بیٹے جوانی میں فوت ہو گئے جبکہ ایک صاحبزادی محترمہ نصیرہ صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لا کراچی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بقید حیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور صحت میں برکت دے۔ مرحومہ کو قرآن کریم کی تعلیم دینے کا غیر معمولی شوق تھا آخری بیماری تک بچوں بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھاتی رہیں۔

مرحومہ سب سے بڑی تھیں ان سے چھوٹے تین بھائی یعنی محترم میر داؤد احمد صاحب مرحوم محترم میر مسعود احمد صاحب اور محترم میر محمود احمد ناصر صاحب ہیں جو سبھی جماعتی خدمت کے میدان میں صف اوّل میں ہیں مرحومہ مغفورہ کو یہ غیر معمولی اعزاز بھی حاصل ہوا کہ ان کے دو صاحبزادے صدر انجمن احمدیہ کے ناظر کے عہدہ پر فائز ہیں جو صدر انجمن میں ذمہ داری کے وقیع ترین عہدوں میں سے ہیں اس طرح گوناگوں خدماتِ دینیہ بجا لا رہے ہیں۔

مرحومہ کے بارے میں حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فرمایا کہ مرحومہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی سرگرم رکن رہیں۔ مختلف عہدوں پر خدمتِ دین بجا لانے کی توفیق ملی جن میں نائب صدر، جنرل سیکرٹری اور ناظمہ جلسہ سالانہ مستورات کے عہدے شامل ہیں۔ جب تک مرحومہ کی صحت بہت زیادہ خراب نہیں ہو گئی برابر اجلاسوں میں شمولیت فرماتی رہیں۔ مرحومہ کی نہایت پیاری عادت بچیوں کو قرآن کریم کی تعلیم دینا تھا چنانچہ بڑی کثرت سے بچیوں کو قرآن مجید پڑھایا۔ اس کے علاوہ لجنہ کے دوروں میں ساتھ جاتی رہیں۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر طعام و قیام کا انتظام ابتدا میں یہی سنبھالتی رہی ہیں۔

ادارہ الفضل اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب محترم صاحبزادی ریحانہ باسمہ صاحبہ محترمہ صاحبزادی دردانہ بیگم صاحبہ، محترمہ صاحبزادی عتیقہ فرزانہ صاحبہ محترمہ صاحبزادی نزہت عزیز صاحبہ، محترمہ صاحبزادی نصیرہ بیگم صاحبہ بیگم محترمہ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب اور محترم میر مسعود احمد صاحب محترم میر محمود احمد صاحب ناصر و دیگر افراد خاندان حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ اپنے قربِ خاص میں جگہ دے اور جنت الفردوس میں ان کے مقامات کو ہر لحظہ و ہر آن بڑھاتا چلا جائے۔

نیز تمام افراد خاندان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خوشخبری

انتظار کی گھڑیاں ختم

عید الفطر کے مبارک موقعہ پر

ہم درج ذیل اعلیٰ اور دیدہ زیب سامان کے ساتھ اپنا وعدہ پورا کر رہے ہیں جو ارزاں اور نفیس بھی ہے۔

خوشنما رنگوں اور ڈیزائنوں میں زنانہ شلواریں قمیضیں، نفیس پرنٹڈ دوپٹے اعلیٰ اور خوشنما رنگوں اور ڈیزائنوں میں چوڑیاں۔ پرس و بیگ۔ بچیوں کے لیے خوبصورت شلواریں، قمیضیں و حیدرآبادی سوٹ: خوبصورت شوپیسز۔ ڈیکوریشن پیسز: بچوں و بڑوں کے لیے اعلیٰ اور معیاری کرتے پاجامے۔ بچوں کے اعلیٰ کوالٹی نیکریں۔ نوجوانوں کے لیے جینز کی پتلونیں: اور WRANGLER کے سوٹ: زنانہ و مردانہ گھڑیوں کے علاوہ اور بہت سی دیدہ زیب اشیاء جو دکان پر تشریف لا کر ہی ملاحظہ فرمائی جا سکتی ہیں: شکریہ۔

آپ کے تعاون کے متمنی

پک اینڈ پے شاپنگ سنٹر کالج روڈ ربوہ

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

زیرِ نگرانی: حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان